جلد ۵۴/۱۹ | ۳۰ ہجرت ۱۳۴۴ ہش ۲۸ محرم ۱۳۸۵ ھ ۳۰ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ مئی بوقت ۷½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلق کنارہ کش ہو جاؤ

تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے اسے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلق کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔ تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۸)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۹ مئی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اِس امر پر روشنی ڈالی کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت اعلیٰ صلاحیتیں اور طاقتیں ودیعت کی ہیں۔ پھر بھی انسان ضعیف البنیان ہے وہ نہیں جانتا کہ اگلے لمحہ میں اسے کیا پیش آنے والا ہے۔ اور اس کے لئے کس قسم کی بلاؤں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا مقدر ہے۔ اسی لئے انسان اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہونے کے باوجود ہر آن اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور تائید و نصرت کا محتاج ہے۔ اس کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے پی۔ آئی۔ اے کے طیارہ کو پیش آمدہ حالیہ حادثہ کا ذکر کر کے اخباروں میں شائع ہونے والی اس کی بعض تفصیلات پر روشنی ڈالی اور اس امر پر زور دیا کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت رجوع بخدا رہے اور اس سے استعانت طلب کرتا رہے۔ اِس ضمن میں آپ نے اُس خاص دعا کا ذکر کیا۔ جو خاص اِس زمانہ کے فتن اور مصیبتوں اور بلاؤں سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھائی گئی تھی اور جسے حضور علیہ السلام نے اسم اعظم قرار دیا ہے۔ وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ. آپ نے اس دعا کی لطیف تشریح بیان کر کے احباب کو تلقین کی کہ وہ اس دعا کو بار بار اور بکثرت پڑھا کریں تاکہ انہیں ہر آن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی خاص حفاظت حاصل رہے۔

— کراچی (بذریعہ ڈاک) محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ بلغم کے ساتھ خون کی آمیزش بند ہو گئی ہے۔ تاہم ابھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ مئی ۶۵ء

دنیا موجودہ مصائب سے کس طرح بچیگی

ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"نوع بنی آدم تیزی سے ایک نئی دنیا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جلد ہی وہ مصائب جنہوں نے ۱۹۱۴ء سے اس دنیا میں اضطراب پیدا کر رکھا ہے بین الاقوامی جنگ کی نقطۂ عروج کو پہنچ جائیں گے۔ یہ کہ دنیا موجودہ بے پناہ آفت کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتی اس قسم کی آفت میں سے انسان انسانی پیدائش کے روز سے آج تک کبھی نہیں گذرا۔ اگرچہ یہ آفت انتہا درجہ کی ہے تاہم یہ دنیا کی آخری آفت ہے اس آفت سے بچے کھچے انسان ایک نئی دنیا میں داخل ہوں گے جو واقعی ایک عجیب و غریب دنیا ہو گی۔

اہم وجوہات کی بناء پر نئی دنیا کا آنا لابدی ہے۔ حالات اس نہج پر زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتے اور نہ اس طرح ان کی بنیادیں قائم رہ سکتی ہیں۔ ایک عالمگیر انقلاب رونما ہو کر رہے گا۔ یہ انقلاب ایسی طاقتیں لائینگی جو ان طاقتوں سے بالکل مختلف اور متضاد ہیں جو دنیا کی موجودہ تلخیوں کی ذمہ دار ہیں۔ یہ انقلاب تمام اشیاء کو نئے رنگ میں رنگ دے گا۔ تمام دنیا ایک صحت مند جدید انداز اختیار کرے گی۔ جب ہم اس خوش آئند دنیا کا تصور کرتے ہیں تو چند پُر معنی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ کیا یہ نئی دنیا آج یا کل کے ان افانی مہا تمساؤں کی کارگذاری سے رونما ہوگی؟ اس دنیا کے قیام میں جو ہمیشہ قائم رہے گی کس کی مشیت زمین پر کارفرما ہوگی؟ کیا یہ مشیت کسی ناتمام۔ خود غرض فانی انسانی مخلوق کی ہوگی یا یہ کسی ایسی ہستی کی مشیت ہوگی جو بڑے سے بڑے کمینے سے غرض تر مکمل ترحی و قیوم اور بلند تر ہوگی۔ کیا یہ مشیت کسی ایسی ہستی کی ہوگی جو اس زمین پر ہے یا خلا میں ہے یا خلا سے بھی پرے کہیں رہنے والی کوئی ہستی ہے؟

اکتوبر ۱۹۵۷ء سے خاص طور پر دانشوران زمانہ ہر دو ملیا عورت دنیائے خلا میں دلچسپی لینے لگے ہیں اور وہ ایک نئے نقطۂ نظر سے اظہار خیال کرنے لگے ہیں جو عالمگیر خلا کا نقطۂ نظر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جوہری قوت سے ہم خلا کو ضرور تسخیر کر لیں گے۔ وہ عظیم قوت جو ذرات کے اندر مقید ہے جن سے تمام مادہ بنا ہے وہ خوفناک قوت جس کا ہمیں علم طاغوتی بموں کے دھماکوں سے ہوا ہے جس کو سائنس نے ایجاد کیا ہے لیکن خلا کو تسخیر کرنے کی کیا ضرورت ہے اس لئے کہ فاتح اس گھروندے پر اپنا قابو حاصل کر سکے جس کو کرۂ ارض کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین پر قابو پانے کا نقطۂ مرکزی کہیں خلا میں واقعہ ہے۔ ان کے نزدیک آخری جنگی اسلحہ کافی نہیں ہے۔ آخری مقام کا حصول نہایت ضروری ہے۔ کتنے ہی انسانوں کو اس بیان سے صدمہ پہنچا ہے جو ایک مشہور قانون ساز نے حال میں دیا ہے کہ

"آخری ہتھیار سے بڑھ کر
ایک اور شئے کی ضرورت باقی
ہے یعنی آخری مقام عمل
زمین پر پوری حکمرانی کے لئے جو
مقام ہے وہ کہیں خلا میں
واقعہ ہے۔ یہ ہے مستقبل۔
مستقبل بعید جو اتنا بعید بھی
نہیں جتنا ہم خیال کرتے ہیں۔
جو کوئی اس مقام پر قابو حاصل
کر لے گا وہ تمام روئے زمین
پر قابو پا لے گا خواہ وہ اس کو
ظلم و ستم کے لئے استعمال کرے
یا آزادی کے لئے۔"

آج تمام دنیا طاقت کی پرستار نظر آتی ہے یہاں تک کہ پوپ نے بھی اس کا اظہار کیا ہے کہ خلا پر فتح پانا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تمام کائنات ایک عظیم کنبہ ہے جو ہمارے خداوند خدا کے ماتحت چل رہا ہے۔ مگر یہ صحیح ثابت نہیں ہوا بلکہ خدا پرستوں کی بجائے مادہ پرست سائنسدان ہی منظر پر نظر آ رہے ہیں۔ انکا دعویٰ ہے کہ سائنس ہی دنیا کی وارث ہوگی۔" تاہم "یہ امر یسوع مسیح کے اس قول کے خلاف ہے کہ عاجزی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی برکت نازل ہوتی ہے کیونکہ وہی دنیا کے وارث ہوں گے۔" مصنف لکھتا ہے کہ اقوام خوف، تشویش اور بلند ارادوں کی گڑبڑ میں ایک بات کو بھول رہی ہیں۔ وہ کیا ہے۔ ایک ایسی طاقت ہے جو پہلے ہی "آخری مقام" پر متمکن ہے۔ نہ صرف اس چھوٹے سے کرۂ ارضی کے تعلق میں بلکہ تمام سیاروں، چاندوں اور سورجوں کے تعلق میں جو غیر محدود کائنات میں بکھرے ہوئے ہیں۔"

(ترجمہ تیری مرضی زمین پر بھی پوری ہو گی)

یہ اقتباس گواہانِ یہوواہ یعنی گواہانِ خدا جو عیسائیوں کا ایک نیا فرقہ ہے کی ایک تصنیف "تمہاری مرضی زمین پر پوری ہوگی" کے شروع سے لیا گیا ہے۔

ہم نے اس فرقہ کے متعلق پہلے بھی ایک اداریہ میں کچھ ذکر کیا تھا۔ یہ فرقہ تثلیث کا قائل نہیں ہے اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صعود بجسد عنصری آسمان پر مانتا ہے اور آسمان سے کسی کے نزول کا قائل ہے یہ فرقہ دراصل واحدانیت کا قائل ہے اور نزول عیسیٰ کو روحانی نزول مانتا ہے اور اس کا عقیدہ ہے کہ ۱۹۱۴ء سے نئی دنیا کا آغاز ہو چکا ہے۔

اوپر کے اقتباس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ دنیا کی موجودہ ترقی اس کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے سائنس اور جو کچھ بھی سرانجام دے دے مگر وہ دنیا میں حقیقی امن و راحت کی ضامن نہیں ہے۔ اس عیسائی فرقہ کا عقیدہ ہے کہ موجودہ حالت قائم نہیں رہے گی اور جیسے کہ علامہ اقبال مرحوم نے کہا ہے ؎

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

حقیقت یہ ہے یہ فرقہ نظری طور پر نہایت صحیح نتائج پر پہنچ گیا ہے مگر چونکہ اسلام سے ناواقف ہے اور اس نے موجودہ عیسائیت ہی میں پرورش پائی ہے اس لئے وہ اپنے نتائج کی حقیقی وجوہات معلوم نہیں کر سکا۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر اس فرقہ کے سامنے اسلام کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجیہات کی روشنی میں پیش کیا جائے تو وہ اسلام کی حقانیت کا ضرور قائل ہو جائے گا۔

اس فرقہ کی مشکل یہ ہے کہ وہ حضرت مسیحؑ کے نزول کو روحانی سمجھنے کے ساتھ اس کو محض خیالی حیثیت دیتا ہے۔ حالانکہ روحانیت کا نزول بھی بغیر کسی واسطہ کے ناممکن ہے۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود آج سے دو ہزار سال پہلے ضروری تھا تاکہ آپ اپنی روحانی تعلیم سے دنیا کو فیضیاب کر سکیں اسی طرح یہ ضروری ہے کہ نئی دنیا کی تعمیر کے لئے آپ کا روحانی روحانی نزول کسی شخصیت کے ذریعہ ہوتا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ضرورت الامام کے حوالہ سے واضح کیا ہے کہ جب کوئی مامور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے تو ساری دنیا میں روحانیت کا انتشار ہوتا ہے۔ لہذا گواہان یہوواہ نے جو بعض حقائق نظری طور پر محسوس کئے ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اس زمانہ کے مامور یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی خو بو پر مبعوث ہوئے ہیں ظہور فرما چکے ہیں اور آپ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ میں روحانی فتوحات کے جرنیل مقرر ہوئے ہیں۔

گواہانِ یہوواہ قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں سے نابلد ہیں اس لئے انہوں نے صرف "یوحنا کے مکاشفات" پر ہی نظر ڈالی ہے اور شیطان پر روحانیت کو جو آخر فتح ہونے والی ہے اس کا اندازہ صرف مکاشفات ہی سے کر پائے ہیں۔ اگر یہ لوگ قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے واقف ہوتے تو زیادہ تعین کے ساتھ "فتح اسلام" کے حالات سے مطلع ہو سکتے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی غرض یہی بتائی ہے کہ

"آہ! میں تم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔ دیکھو! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے اسلام پر ذلت کا وقت آ چکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اسکی نصرت کرے۔ چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے جس طرح پہلے صحابہؓ کے زمانہ میں چاروں صفات کی ایک خاص تجلی ظاہر ہوئی تھی۔ اب پھر وہی زمانہ ہے اور ربوبیت کا وقت آیا ہے۔ نادان مخالف چاہتے ہیں کہ بجھے کو الگ کر دیں مگر خدا کی ربوبیت نہیں چاہتی۔ بارش کی طرح اس کی رحمت برس رہی ہے۔ یہ مولوی حامی دین کہلانے والے مخالفت کر کے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر یہ نور پورا ہو کر رہے گا اسیطرح پر جس طرح اللہ نے چاہا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صہ ۱۹۲)

امریکہ کے احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی اور تربیتی مساعی

گرجاؤں اور کالجوں میں تقاریر۔ تقسیم لٹریچر

تبلیغی دورے۔ درس و تدریس۔ ملاقاتیں

گیارہ افراد کا قبول اسلام

سہ ماہی رپورٹ از جنوری تا مارچ ۱۹۶۵ء

از مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن مقیم واشنگٹن

واشنگٹن

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ تبلیغی جدوجہد کامیابی کے ساتھ جاری رہی۔ چالیس کے قریب افراد مشن ہاؤس میں آئے۔ ان میں کئی ایک کالج اور ہائی سکول کے طلباء تھے۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر مہیا کیا گیا۔ یہاں کی ایک مقامی یونیورسٹی کے چند طلباء اپنے پروفیسر کے ساتھ مشن ہاؤس میں آئے۔ ان کے سامنے ایک گھنٹہ تک اسلام کے بارے میں تقریر کی گئی۔ تقریر کے بعد طلباء نے کثرت سے سوالات پوچھے

ایک پروٹسٹنٹ چرچ کے ۵۰ طلباء پر مشتمل ایک اور گروپ مشن ہاؤس میں آیا۔ ان کے سامنے بھی تقریر کی گئی۔ اسلام کے بنیادی عقائد اور عیسائیت سے ان کا موازنہ کر کے دکھایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری دی گئی۔ طلباء نے نہایت توجہ سے لیکچر سنا۔ اور بعد میں کئی ایک سوالات پوچھے۔ جن کے خاطر خواہ جوابات دیئے گئے۔ رخصت کے وقت سب کو مزید لٹریچر دیا گیا۔

واشنگٹن کے ایک نیشنل سٹی چرچ کے ۲۵ افراد پر مشتمل ایک اور گروپ مشن ہاؤس میں آیا۔ ان کے ساتھ ان کا پادری بھی تھا۔ گھنٹہ بھر اس گروپ کے سامنے اسلام کی تعلیم کے بارے میں تقریر کی گئی۔ تقریر بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک بعد میں سامعین سوالات پوچھتے رہے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر دیا گیا۔

کئی ایک افراد نے ٹیلیفون پر اسلام کے بارے میں سوالات پوچھے جن کے جوابات دیئے گئے۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر ارسال کیا گیا۔

لٹریچر

تقسیم لٹریچر کا کام کامیابی سے جاری رہا۔ شہر کے مختلف حصوں میں پھر کر اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ نیویارک سٹیٹ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کا خط آیا کہ وہ اسلام میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کو احمدیت یا حقیقی اسلام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ مسیح ہندوستان میں تفسیر القرآن انگریزی کا دیباچہ اور چشمہ معرفت کے انگریزی ترجمے پر مشتمل کتب بھجوائی گئیں۔

اسی طرح ایک یونیورسٹی کے پروفیسر صاحب کا خط آیا۔ کہ ان کو اسلام کے بارے میں معلومات کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ان کو بھی دیگر کتب کے علاوہ دعوت الامیر کا انگریزی ترجمہ بھجوایا گیا۔ اس نے لکھا کہ آئندہ جو بھی نئی کتاب جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہو۔ ان کو بھجوائی جاتے۔

Hopewell Methodist چرچ پنسلوینیا کے ایک طالب علم پادری کا خط آیا۔ کہ وہ احمدیت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کو لٹریچر مہیا کیا جائے۔ ان کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ بعد میں پادری صاحب خود بھی مشن ہاؤس آئے اور دو تین گھنٹے قیام کر کے احمدیت کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ اور ساتھ ساتھ نوٹ لیتے رہے

حکومت امریکہ کی انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی کی نائیجیریا برانچ کی طرف سے ہمارے ایک پمفلٹ کی ۶۰۰ کاپیوں کا آرڈر موصول ہوا جو کہ نائیجیریا بھجوا دی گئیں۔ امریکہ کی حکومت کے اس محکمے میں کام کرنے والے کارکن جو نائیجیریا میں جاتے ہیں۔ ان سب کو ریفریشر کورس کے طور پر اسلام کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے کے لئے یہ پمفلٹ پڑھایا جاتا ہے۔ اسی ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت واشنگٹن میں بھی بیرونی ممالک میں جانے والے ایسے کارکنوں کو جو مسلم ممالک میں جانے والے ہوتے ہیں۔ ان کے ریفریشر کورس میں اس پمفلٹ کو شامل کیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک جانے والے کو یہ پمفلٹ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۰۰ کاپیاں واشنگٹن کے دفتر والوں نے منگوائیں۔ یہ پمفلٹ کافی مقبول ہے۔ اور اس کی مانگ اکثر آتی رہتی ہے۔

واشنگٹن میں ٹیلی ویژن اور ریڈیو کاسٹنگ ایسوسی ایشن کی ایک سہ روزہ کنونشن منعقد ہوئی۔ خاکسار نے نمائندگان میں سینکڑوں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے اور دو درجن احباب کو کمیونزم اور ڈیماکریسی اور اسلام اور کمیونزم کے کتابچے پڑھنے کے لئے دیئے۔ نیپال کے ایک اخبار کے ایڈیٹر امریکہ کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔ اتفاقاً ان سے ملاقات ہو گئی۔ اسلام کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ چنانچہ ان کو بھی کافی لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا۔

تقاریر

خاکسار کو بعض چرچوں میں بھی جا کر تقاریر کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ چنانچہ ایک پروٹسٹنٹ چرچ کی طرف سے دعوت ملنے پر تقریر کرنے کے لئے گیا۔ موضوع لیکچر جماعت احمدیہ تھا۔ آخر میں سوالات کے جواب دیئے گئے۔

اسی طرح واشنگٹن کے Quakers Group کے سامنے ایک تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ تیس افراد پر مشتمل گروپ کے سامنے ایک گھنٹہ اسلام پر تقریر کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کیا۔ یہ گروپ دوسرے عیسائیوں کی طرح یہ اعتقاد نہیں رکھتے کہ الہام کا نزول حضرت عیسیٰ پر ختم ہو گیا تھا بلکہ یہ الہام کو جاری سمجھتے ہیں۔ ان کے اسی اعتقاد کی روشنی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کو بیان کیا گیا۔ تقریر کے بعد کافی سوالات ہوتے جن کے جوابات دیئے گئے۔

ایک تیسری تقریر Heritage Presbyterian چرچ میں کی گئی اس میں موازنہ مذاہب کی کلاس کے ۴۰ کے قریب طلباء شامل ہوئے۔ جن کے سامنے اسلام کے بنیادی اصول پیش کئے گئے تقریر کے بعد طلباء کے بہت سے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اور ان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

متفرق

حکومت امریکہ کی انفارمیشن سروس کے دفتر کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی کہ انڈونیشیا سے امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کے بارے میں ایک سوالنامہ آیا جس کا جواب امریکہ کے ریڈیو سٹیشن Voice of America پر دیا جانا تھا۔ دفتر والوں نے خاکسار کو لکھا کہ ان کو اس بارے میں مواد اور کتب مہیا کی جائیں۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ امریکہ کے کام کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کر کے دفتر میں بھجوائی دفتر کے انچارج کو ذاتی طور پر مل کر اس سے گفتگو کی۔ اور کئی ایک کتب دفتر کی لائبریری کے لئے دی گئیں لائبریری والوں نے آئندہ بھی لٹریچر بھجواتے رہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

سفر

امریکہ مشن کی بجٹ کمیٹی کا اجلاس پٹس برگ میں منعقد ہوا۔ جس میں شمولیت کے لئے وہاں گیا ہائی ہوم مشن کے دورے پر گیا۔ وہاں کی جماعت کے کام کی نگرانی کی۔ مقامی مشن میں جماعت کے ہفتہ وار اجلاس میں شریک ہو کر تقریر کی۔ اور ہدایات دیں۔

فلاڈلفیا کی جماعت کا دورہ کیا۔ دو تین دن فلاڈلفیا میں ٹھہر کر کئی ایک اجلاس کئے۔ جن میں مقامی ممبران کو تبلیغی تعلیمی اور تربیتی پروگرام میں زیادہ دلچسپی سے حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔ ان کے کام کا جائزہ لیا گیا۔

سینٹ لوئیس مشن کی ایک نہایت پرانی بہن فوت ہو گئیں ان کے جنازے میں شرکت کرنے کے لئے وہاں گیا

درس و تدریس

مقامی مشن کے اجلاسات میں شریک

ہو کر درس قرآن کریم، حدیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پروگرام کو جاری رکھا۔ تعلیمی کلاسوں میں یسرنا القرآن، نماز اور قرآن کے اسباق دیئے گئے۔

قبولِ اسلام

عرصہ دورانِ رپورٹ میں میرے حلقے میں ۷ افراد بیعت کرکے اسلام میں شامل ہوئے احباب سے ان کے استقامتِ دین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شکاگو سرکل

اس سرکل کے انچارج مکرمی شکر الٰہی صاحب حسین ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ہر بدھ کی شام کو ایک کلاس منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں نومسلموں اور دلچسپی لینے والے احباب کو نماز و قرآن کریم کا درس دیا جاتا ہے اور اسلام کی تعلیم سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ ہر اتوار کو بعد دوپہر میٹنگ ہوتی ہے۔ جس میں مقررہ مضمون پر تقریر کی جاتی ہے۔ اس میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ نماز جمعہ باقاعدہ ادا کی جاتی رہی۔

لیکچرز

جارج ولیم کالج میں تقریر کا موقعہ ملا۔ یہ کالج وائی ایم سی اے کا ہے۔ اس میں وائی ایم سی اے کے لئے سوشل ورکز اور لیڈرز تیار ہوتے ہیں۔ یہ ڈگری کالج ہے۔ مختلف ممالک سے طلباء اس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہیں اسلام کا پیغام دیا گیا۔ تقریر کے بعد کافی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔

پریس

ملواکی جرنل رپورٹر نے انٹرویو لیا۔ اور ایک نوٹ ہماری جماعت کے متعلق اخبار میں لکھا۔

عید الفطر

عید الفطر کی تقریب میں ہمارے ممبران کے علاوہ غیر از جماعت طلباء بھی شامل ہوئے ان میں دو پادری میڈیکل ڈاکٹر بھی تھے ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر تین چار سال پاکستان میں رہا ہے۔

دورے

تین دفعہ سینٹ لوئیس اور دو دفعہ ملواکی کا دورہ کیا۔ یہاں انٹرنیشنل ہاؤس میں ایک تقریب میں شامل ہوا۔ وہاں چند پروفیسرز سے واقفیت پیدا کرنے اور انہیں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔

(باقی)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بارھویں تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب

کلاس کے طلباء سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا اختتامی خطاب

مرتبہ ۔ شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(قسط دوم)

اختتامی تقریب

کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ یکم مئی ۱۹۶۵ء کو ۵ بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت بشیر ہال میں منعقد ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیز عبد اللطیف راہوالی نے کی۔ عزیز خواجہ نذیر احمد وزیر آباد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ محترم صاحب صدر نے جملہ خدام سے ان کا عہد دوہروایا۔ پھر مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نے تربیتی کلاس کے بعض کوائف پر مشتمل رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے پاس ہونے والے اور مختلف امتحانات اور مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

الوداعی خطاب

انعامات تقسیم فرمانے کے بعد آپ نے خدام کو اختتامی خطاب سے نوازا۔ تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے اس امر پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے بارھویں مرکزی تربیتی کلاس کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر آپ نے ان خدام کا جنہیں کلاس میں شریک ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی باتیں سننے کی سعادت میسر آئی۔ نیز اساتذہ کرام اور علمائے کرام کا جنہوں نے تعلیم و تدریس کا فریضہ انجام دیا۔ اور اہم علمی موضوعات پر لیکچر دیئے۔ شکریہ ادا کیا۔ نیز منتظمین اور علی الخصوص مکرم نور الحق صاحب تنویر مہتمم تعلیم اور مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب مہتمم تعلیم کو بھی شکریہ کا مستحق قرار دیا۔ جنہوں نے دن رات کام کرکے کلاس کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ پھر آپ نے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے خصوصی تعاون کو بھی سراہا جنہوں نے سکول کے "بشیر ہال" میں کلاس منعقد کرنے کی اجازت دی اور اس سلسلہ میں ہر ممکن تعاون روا رکھا۔

پہلی نصیحت

اس کے بعد آپ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ قبل اس کے کہ میں آپ لوگوں کو رخصت کروں۔ میں بعض نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ موجودہ حالات کے پیش نظر میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ اپنے اندر حبِ وطن کے جذبہ کو ترقی دیں اور یہ عزم کریں کہ ہر ملکی ضرورت کے وقت ہم سب سے پہلے آگے بڑھنے والے ہوں گے۔ اور اپنے وطن کی خدمت بجا لانے میں ایک مثال قائم کر دکھائیں گے۔ جیسا کہ آپ لوگوں کو علم ہے ملک آج کل ایک نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ کسی وقت بھی ایسے حالات رونما ہو سکتے ہیں۔ جو انتہائی جد و جہد اور انتہائی قربانی کے متقاضی ہوں۔ اوّل تو پاکستان ہمارا وطن ہے۔ اور اس لحاظ سے ہم سب پر اس کی خدمت فرض ہے۔ لیکن ثانیاً اسے ایک امتیازی خصوصیت اور فخر حاصل ہے۔ جو کسی دوسرے ملک کو حاصل نہیں اور وہ یہ کہ فی زمانہ دنیا میں یہ ایک ہی ملک ہے جو اسلام کے نام پر قائم کیا گیا ہے۔ عمل کے لحاظ سے اہل پاکستان خواہ کتنے ہی کمزور ہوں لیکن بہرحال انہیں یہ امتیاز اور فخر حاصل ہے کہ انہوں نے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے۔ یہ کوئی معمولی امتیاز اور معمولی فخر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں۔ فی الاصل وہ قلعہ ہند تو جماعت احمدیہ ہی ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اور اس میں کروڑوں مسلمانوں کو اطمینان کا سانس لینا نصیب ہوا ہے۔ ایک معنوں میں پاکستان بھی وہ قلعہ ہند ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پناہ گزین ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے پاکستانی ہونے کی حیثیت میں اپنے وطن عزیز کی خدمت ہم پر بدرجہ اولیٰ فرض ہو جاتی ہے۔ پس احمدی نوجوانوں کو حبِ وطن کے جذبہ سے ہمیشہ سرشار رہنا چاہیئے۔ اور اس کی خاطر دوسروں سے بڑھ کر قربانیاں کرنی چاہئیں۔

دوسری نصیحت

دوسری نصیحت جو اس وقت میں کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ موت کو کبھی فراموش نہ ہونے دے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ آپ لوگ اس کی طرف توجہ نہ دیں۔ یہ اتنی اہم بات ہے کہ بدیوں سے اجتناب اور مسابقت فی الخیرات کا مدار اسی پہ ہے۔ موت کو یاد رکھنا بھی ایک ناصح اور واعظ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو ہر آن انسان کو بدیوں سے روک کر نیکیاں بجا لانے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ انسان بدیوں میں اسی لئے ملوث ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ ابھی بہت عمر باقی ہے۔ بڑھاپے میں نیکیاں بجا لائیں گے۔ حالانکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں نہ جانے کب آ جائے۔ آئے دن دیکھنے میں آتا ہے کہ اچھے اچھے صحت مند ہارٹ فیل ہونے یا دماغ کی رگ پھٹ جانے سے آناً فاناً ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کے سب پروگرام اور منصوبے دھرے رہ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ اسے آخر عمر میں نیکیاں بجا لانے کی مہلت مل جائے گی۔ اور وہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر نیکیاں بجا لائے گا۔ توبہ کی اسے ہی توفیق ملتی ہے جو موت کو سامنے رکھے اور اسے کبھی فراموش نہ ہونے دے۔

پس موت کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ لمبی عمر پر بھروسہ ہرگز نہ کریں۔ آج ہی سے توبہ کریں۔ اگر آج ہی توبہ نہ کی تو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ کل کا دن میسر بھی آئے گا۔ اور اس میں توبہ کی توفیق مل جائے گی۔ قرآنی تعلیم کے مطابق لاتموتن الا وانتم مسلمون کے مصداق بنیں۔ اس کے مصداق ہم اور آپ جبھی بن سکتے ہیں کہ ہم موت کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ اور داعیٔ اجل کو لبیک کہنے کے لئے تیار رہیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو یقیناً جب اور جس وقت بھی موت آئیگی تو اس حالت میں ہی آئے گی کہ ہم عند اللہ مسلمان ہوں گے۔

جب ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمیں مرکر ایک نہ ایک دن خدا کے حضور میں جانا ہے اور اس سے ہرگز مفر نہیں ہے تو پھر ہمیں موت کو ہمیشہ یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی فکر کرنی چاہیئے کہ ہم اس کے حضور میں اس کے شایانِ شان کوئی تحفہ لیکر جائیں بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ جب ایک شخص دوسرے شخص سے ملنے جاتا ہے تو اظہار تعلق اور اظہارِ محبت کی نشانی کے طور پر وہ اس کے لئے کوئی تحفہ لے جاتا ہے اور پھر اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ تحفہ ہو بھی اُس شخص کی حیثیت اور شان کے مطابق۔ مولانا رومؒ نے اپنی مثنوی میں اسی قسم کے ایک تحفہ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر میں اقتدار حاصل ہوگیا اور کنعان میں اس کی خبر پہنچی تو اُن کے ایک دوست کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ مصر جاکر یوسف سے ملاقات کرے۔ وہ بچپن میں ان کے ساتھ کھیلا ہوا تھا اور ان کا بڑا گہرا دوست تھا۔ چنانچہ وہ مصر پہنچ کر یوسف علیہ السلام سے ملا۔ دونوں دوست مل کر بہت خوش ہوئے۔ باتوں ہی باتوں میں حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اگر واقعی میری محبت تمہیں یہاں کھینچ لائی ہے تو ضرور تم میرے واسطے کوئی تحفہ بھی لائے ہوگے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم میری محبت کے خاطر یہاں آئے ہو یا اپنے دوست کے اقتدار کو مدّنظر رکھ کر اس سے انعام و اکرام حاصل کرنے کے لالچ میں تم نے یہ طویل سفر اختیار کیا ہے۔ اگر کوئی تحفہ لائے ہو تو وہ دکھاؤ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ بات سُنکر ان کے دوست نے کہا یوسف مَیں کوئی تحفہ نہیں لایا لیکن مَیں تحفے کی طرف سے غافل بھی نہ تھا۔ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے مَیں نے جب کوئی تحفہ تلاش کیا تو کوئی تحفہ بھی مجھے اِس قابل نظر نہ آیا جسے مَیں تیری خدمت میں پیش کرسکتا۔ مجھے خیال آیا کہ یوسف تو بے انتہا حسین ہے اس کے لئے کوئی اس جیسا حسین تحفہ ہی ہونا چاہیئے۔ میری نظر پھولوں پر پڑی اور مَیں نے چاہا کہ مَیں پھول تحفہ کے طور پر لے چلوں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ یوسف ان پھولوں سے بدرجہا زیادہ حسین ہے پھولوں کا تحفہ ہرگز اس کے شایانِ شان نہیں ہوسکتا لعل یاقوت ہیروں اور بیش قیمت جواہرات پر میری نظر پڑی میرے دل نے یہی فیصلہ دیا کہ یوسف اِن سے بھی کہیں زیادہ حسین ہے۔ یہ بھی اِس قابل نہیں ہیں کہ انہیں یوسف کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا جاسکے۔ الغرض تحفہ کی تلاش میں دنیا کی حسین سے حسین چیز بھی یوسف کے شایانِ شان تحفہ کے طور پر میری نظروں میں نہ جچی کیونکہ مَیں چاہتا تھا کہ یوسف کے لئے مَیں جو تحفہ منتخب کروں وہ کسی نہ کسی حد تک اتنا حسین تو ضرور ہو جتنا کہ خود یوسف حسین ہے۔ اس لئے مَیں کوئی تحفہ نہیں لایا تاہم یہ بھی نہیں کہ مَیں خالی ہاتھ ہی آگیا ہوں۔ یہ کہہ کر اُس دوست نے اپنی جیب سے ایک آئینہ نکالا اور یوسف کے سامنے رکھ دیا اور بولا مَیں تیرے لئے یہ آئینہ لایا ہوں یہ اگرچہ خود تیرے جیسا حسین تو نہیں لیکن اِس میں ایک خوبی ایسی ہے کہ یہ تیرے بالمقابل ہو کر تیرے حُسن کو اپنے اندر منعکس کرسکتا ہے۔ اور تو خود اس کے بالمقابل ہو کر اِس میں اپنا عکس دیکھ سکتا ہے جو تیرے ہی طرح حسین ہے۔ تُو اس کو ہی بطور تحفہ قبول کرلے اور اس میں اپنا حسن و جمال مشاہدہ کر۔

پس ہمیں بھی اپنے خدا کے حضور کوئی تحفہ لے کر جانا چاہیئے اور وہ ایسا تحفہ ہو جو اس کے شایانِ شان ہو۔ ہمارا خدا سب حسینوں کا حسین اور بے نظیر ہے۔ دنیا میں جتنا بھی حُسن پایا جاتا ہے وہ اسی کا پیدا کردہ ہے۔ دنیا کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہوسکتی جسے ہم اُس کے حضور میں بطور تحفہ پیش کرسکیں۔ وہ وراء الوراء ہے اور ہر احتیاج سے پاک ہے۔ وہ تمام مخلوقات کی احتیاجوں کو پورا کرتا ہے خود اسے کوئی احتیاج نہیں۔ اس کے باوجود یوسف کے دوست کی طرح ایک چیز ایسی ہے جو اگرچہ خدا کی طرح حسین اور بے نظیر نہیں لیکن ایک حد تک اُس میں یہ خوبی پائی جاتی ہے اور اس بناء پر ہم اسے اپنے خدا کے حضور میں بطور تحفہ پیش کرسکتے ہیں اور وہ ہے قلبِ صافی ایسا قلبِ صافی جس میں خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کا حسن و جمال منعکس ہو۔ پس میری دوسری نصیحت یہی ہے کہ اپنے قلب کو اِس قدر صیقل کرو اور اسے آئینہ کی طرح اِس قدر مصفّا بناؤ کہ اُس میں خدائی صفات منعکس ہونے لگیں اور اس کا حسن و جمال اُس میں نظر آنے لگے۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہوجاؤ گے تو ایسا قلبِ صافی تمہاری وہ بیش قیمت متاع ہوگا جسے تم بطور تحفہ اپنے خدا کے حضور میں پیش کرسکو گے۔ ایک بندہ کی طرف سے بجز قلبِ صافی کے اور کوئی تحفہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ جو خدا تعالےٰ جیسی بے مثل و مانند، وحدہٗ لاشریک اور بے ہمتا قادرِ مطلق ہستی کے شایانِ شان قرار پاسکے۔ سو موت کو ہمیشہ سامنے رکھو اور ہر دم خدا کے حضور میں پیش ہونے کے لئے تیار رہو اور ساتھ کے ساتھ اپنے قلب کو صیقل کرکے اسے اِس قابل بناؤ کہ اس میں خدائی صفات منعکس ہوسکیں تاکہ تم اسے خدا کے حضور میں تحفہ کے طور پر پیش کرسکو۔

تیسری نصیحت

اِس وقت تیسری اور آخری نصیحت مَیں آپ لوگوں کو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ عِلم دین آپ نے تربیتی کلاس میں حاصل کیا ہے آپ اس سے خود ہی فائدہ نہ اٹھائیں اور اسے اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ یہاں سے واپس جاکر اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ قرآنی تعلیم کی رو سے اس کلاس کا یہی مقصد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تربیتی کلاسوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ؕ (التوبہ ۱۲۲)

اِس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہی بیان فرمایا ہے کہ تمام کے تمام مومنوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ علمِ دین سیکھنے اور سکھانے کے لئے نکل پڑیں۔ اِس کیلئے چاہیئے یہ کہ ایک جماعت ایسی ہو جو تحصیل علم کے لئے وقف ہو جائے۔ اس کا کام ہی یہ ہو کہ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ کہ وہ دین سیکھے۔ اور جب دین سیکھ چکے تو پھر دین کے اس علم کو اپنے سینوں میں ہی نہ بند کر چھوڑے اور اسے اپنے تک ہی محدود نہ رکھے بلکہ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ دین کا علم سیکھنے کے بعد ان کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی قوم کی طرف واپس لوٹیں اور انہیں دین سکھائیں اور انہیں ہوشیار کرتے رہیں تاکہ وہ بھی گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

آپ نے بھی یہاں آکر اور تربیتی کلاس میں شریک ہوکر دین کی کچھ باتیں سیکھی ہیں قرآن مجید کی رو سے آپ نے ابھی اس تحصیلِ علم سے تربیتی کلاس کے مقصد اور غرض و غایت کے صرف ایک پہلو کو پورا کیا ہے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ آپ نے یہاں جو کچھ سیکھا ہے واپس جاکر وہ دوسروں کو بھی سکھائیں۔ پس میری تیسری اور آخری نصیحت یہ ہے کہ خدا اور رسولؐ کی جو باتیں آپ نے یہاں سیکھی ہیں انہیں اپنے سینوں میں بند نہ کر چھوڑیں بلکہ واپس جاکر دوسروں کو وہی باتیں سکھائیں تاکہ خدا اور رسولؐ کی جو محبّت آپ کے دلوں میں پیدا ہوئی ہے دوسرے بھی اس محبت سے حصّہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ دین کی جو باتیں آپ نے یہاں سیکھی ہیں علمی اور عملی لحاظ سے ان باتوں سے آپ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

اِس پُر اثر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں کلاس کے جملہ طلبہ اور دیگر حاضرین شریک ہوئے۔ اِس طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بارہویں پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کامیابی اور خیرو خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اختتامی تقریب کے بعد جملہ طلباء اور مہمانوں کی مجلس مرکزیہ کی طرف سے چائے سے تواضع کی گئی۔ چائے نوشی کے اختتام پر بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔

شُعبہ اشاعت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

★

دُعائے مغفرت

مکرم حکیم سراج الدین احمد صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور کی نواسی عزیزہ فضیلہ بیگم جو کہ محترم میاں معراج الدین صاحب پہلوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھی مورخہ ۱۷ مئی کو سترہ سال کی عمر میں وفات پاگئی۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مکرم حکیم صاحب موصوف کے خاندان کو گزشتہ تھوڑے سے عرصہ میں یکے بعد دیگرے یہ تیسرا صدمہ دیکھنا پڑا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور آئندہ صدمات سے محفوظ رکھے۔ آمین

(۲) محترم سید محمد شاہ صاحب پنشنر مرحوم آف شاہ مسکین کی بیوہ جو کہ ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی۔ حکیم میاں محمد اشرف صاحب اور خاکسار کی حقیقی ہمشیرہ تھیں مورخہ ۱۸ ۵/۶۵ کو اپنے لڑکے عزیز سیّد عبد الغفور صاحب رحمان پورہ اچھرہ کے ہاں وفات پاگئیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں اور بہت نیک اور دیندار خاتون تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(میاں) محمد یعقوب از لاہور

امراء ضلع فوری طور پر متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ میں برائے تعلیم بھجوائیں" میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے امراء ضلع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع میں سے کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم کو زندگی وقف کروا کر جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اگر گریجوایٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کیلئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔ بچے نیک اور ہونہار ہوں تاکہ وہ خوب محنت کر کے اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

لجنات توجہ کریں

پاکستان میں قریباً ساڑھے تین سو مقامات پر لجنہ قائم ہے۔ لیکن بہت کم لجنات نے اپنی ممبرات کی صحیح تعداد اور سالانہ بجٹ کا مرکز میں ریکارڈ کروایا ہے۔ اس وقت مالی سال پر چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اکتوبر سے مارچ تک جن لجنات نے بجٹ کے مطابق یا بجٹ سے زائد چندہ دیا ہے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لجنات کو مزید قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ باقی لجنات کی عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنی ممبرات کی تعداد اور سالانہ بجٹ ارسال کریں۔ تاکہ اس کے مطابق وصولی کا مقابلہ کر کے اعلان کیا جا سکے۔ مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے بجٹ کے مطابق چندہ آیا ہے۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء

لجنہ	کیفیت	لجنہ	کیفیت
۱۔ لجنہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ		۹۔ لجنہ جہلم	بجٹ سے زائد
۲۔ لجنہ بھولپور ضلع لائل پور	بجٹ سے زائد	۱۰۔ لجنہ کھیوڑہ ضلع جہلم	״
۳۔ چک ۳۵ ״ سرگودھا	״	۱۱۔ لجنہ لاہور شہر	״
۴۔ چک ۳۵/۵ جنوبی ضلع سرگودھا	״	۱۲۔ لجنہ کوہاٹ	قریباً بجٹ کے مطابق
۵۔ لجنہ گوجرانوالہ	بجٹ کے مطابق	۱۳۔ لجنہ پشاور	بجٹ کے مطابق
۶۔ لجنہ منٹگمری	״	۱۴۔ لجنہ کراچی	بجٹ سے زائد
۷۔ لجنہ سیالکوٹ	بجٹ سے زائد	۱۵۔ لجنہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ	بجٹ کے مطابق
۸۔ لجنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	״	۱۶۔ لجنہ چک ۱۲۳/NP ضلع رحیم یار خان	بجٹ سے زائد

(خاکسار۔ سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

ولادت

میری بہن عزیزی امۃ الرشید ساکن لکیانہ (اہلیہ فیض احمد صاحب) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲/۵/۶۵ بروز بدھ لڑکا عطا فرمایا جس کا نام زاہد محمود رکھا گیا۔

(۲) میرے بھائی عزیز منصور احمد ساکن لکیانہ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱/۵/۶۵ بروز ہفتہ لڑکا عطا فرمایا جس کا نام مسعود احمد شاہد رکھا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک اور لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(خاک رامۃ الحمید بیگم کیپٹن محمد حمید دار الرحمت غربی ربوہ)

درخواستِ دعا

عزیزم چوہدری نصیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخ پور و قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخ پور ضلع گجرات نے اپنڈے سائیٹس کا اپریشن کرایا ہے۔ احباب جلد صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار چوہدری رحمت خان سابق سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

(از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ربوہ میں انڈسٹریل سکول قائم ہے۔ یہ سکول خدمتِ خلق کا اچھا کام کر رہا ہے۔ بہت سی بے سہارا خواتین و لڑکیوں نے اس میں مفت ٹریننگ حاصل کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنا لیا ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر اچھی گزر اوقات کر رہی ہیں لیکن سکول چونکہ اپنے ابتدائی مراحل میں ہے اس لئے ہنوز اسباب کا محتاج ہے کہ اسے مضبوط کرنے کے لئے ہماری جماعت کی خواتین اس سے تعاون کریں اور حتی المقدور کچھ نہ کچھ عطیہ اس کے لئے بھجواتی رہا کریں۔ اس سکول کے لئے عطیہ بھجوانا صدقہ جاریہ کے مترادف ہے۔ امید ہے کہ ہماری جماعت کی عزیز بہنیں اور بھائی اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ مندرجہ ذیل کی طرف سے اس مد میں عطیہ آ چکا ہے انکے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء:۔

۱۔ مکرم محمد امین صاحب۔ بنوں شہر۔

۲۔ مکرمہ صالحہ انور صاحبہ۔ جیکب آباد۔

والدہ محترمہ کی وفات اور احباب کا اظہارِ تعزیت

میری والدہ مرحومہ بیگم شیخ عبد الرحیم صاحب مرحوم قضائے الٰہی سے مورخہ ۲۵/۴/۶۵ کو وفات پا گئی ہیں ایک نیک دل، اسلام اور احمدیت کی فدائی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے اور جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین۔

ان کا قبولِ احمدیت کا واقعہ بھی احمدیت کی صداقت کا نشان ہے۔ باوجود والد صاحب اور خاکسار کی احمدیت کے انہوں نے ۱۹۲۰ء تک احمدیت قبول نہیں کی۔ ۱۹۲۰ء میں آپ بعارضہ طاعون بیمار پڑ گئیں تو ہم نے اور کوئی راہ نہ دیکھ کر ان کو بیعت کی تلقین کی چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی اور ہم نے ساتھ ہی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کی بھی پُر زور درخواست کر دی۔ پس اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور بظاہر اس لاعلاج مرض سے کلی طور پر شفا ہو گئی۔

آپ کو اسلام کی خدمت کا بہت شوق تھا سلسلہ کی مالی تحریکات میں ہمیشہ حسب توفیق حصہ لیتی رہیں۔ جب حضرت اقدس نے مسجد فضل لندن کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی تو اپنا زیور پیش کر دیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور اس عاجز کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ خلوص نیت سے محض اپنی رضاء کی خاطر خدمتِ دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی توفیق عطا فرمائے۔ والدہ مرحومہ کی پُرخلوص دعاؤں سے محرومی کا احساس مزید تکلیف دہ ہے۔

کثرت کے ساتھ احباب تاروں اور خطوط کے ذریعہ اظہار تعزیت فرما رہے ہیں، فرداً فرداً جواب دینے کی طاقت نہیں پاتا لیکن دل ان کی برادرانہ ہمدردی پر بہت ممنون اور متاثر ہے اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ عبد الحفیظ کراچی (مدراس والے)

مصباح کے خاص نمبر

مصباح کے خاص نمبر جو کہ مختلف سالوں میں شائع ہوتے رہے ہیں ان کی کچھ تعداد ابھی باقی دفتر میں موجود ہے جن کی قیمت دو روپے فی کاپی تھی اب یہ سب نمبر نصف قیمت پر یعنی ایک روپیہ میں بھجوائے جائیں گے۔ ایک روپیہ قیمت ٹکٹوں کی صورت میں بھجوا کر نمبر حاصل کر سکتے ہیں مندرجہ ذیل نمبر دفتر میں موجود ہیں۔ تربیت اولاد نمبر۔ اسلام میں عورت کا مقام۔ کشیدہ کاری نمبر۔ ثمر الانبیاء نمبر اور خلافت نمبر۔

(مدیرہ مصباح)

بھرتی پاکستان ایرفورس

شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۲/۶/۱۵ کو ۱۶½ تا ۲۲

انٹرویو ۱۵/۶ تک کراچی، لاہور، راولپنڈی، کوئٹہ و پشاور میں پی اے ایف انفارمیشن و سلیکشن سینٹرز میں۔ (پ ٹ ۱۸/۵/۶۵)

(ناظر تعلیم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی ۲۸ مئی۔ پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کے مینجنگ ڈائریکٹر ایئر وائس مارشل نور خان نے کل پی آئی اے کا بوئنگ ۷۰۷ طیارہ بخیر و عافیت قاہرہ کے ہوائی اڈہ پر اتار لیا۔

انہوں نے قاہرہ کے قریب پہنچ کر طیارہ کا کنٹرول خود سنبھال لیا اور ہوائی اڈہ پر اترنے کے لئے وہی راستہ اختیار کیا جو بدقسمت بوئنگ کے کپتان اختر علی خان نے کیا تھا۔ ایئر وائس مارشل نور خان نے وادی حلزونی پر بھی کچھ دیر پرواز کی جہاں گزشتہ ہفتے پی آئی اے کا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا تھا۔

پی آئی اے کے طیارے میں جو کل صبح لندن جاتے ہوئے قاہرہ پہنچا ۱۲ مسافر سوار تھے جن میں دو پاکستانی صحافی بھی شامل ہیں۔ صحافی حادثہ کی تحقیقات کے متعلق مصدقہ خبریں بھیجنے کے لئے قاہرہ گئے ہیں۔ پی آئی اے کے مینجنگ ڈائریکٹر ایئر وائس مارشل نور خان نے بھی اسی جہاز سے سفر کیا۔ انہوں نے حادثہ کے اسباب کا پتہ چلانے کے لئے قاہرہ کے قریب کپتان بونفس طیارہ کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے بخیر و عافیت قاہرہ کے ہوائی اڈہ پر اتار لیا۔

کل جو طیارہ کراچی سے قاہرہ روانہ ہوا اس میں چینی اور دیگر ممالک کے باشندے کافی تعداد میں سوار تھے۔ طیارے کا عملہ تیرہ افراد پر مشتمل تھا۔

● نئی دہلی۔ ۲۸ مئی۔ لدھیانہ کے قریب ایک قصبہ میں سکھوں کا ایک اور گوردوارہ جلا دیا گیا ہے اور گوردوارہ کے تبرکات بھی آگ کی نذر ہو گئے ہیں۔ یہ واقعہ لدھیانہ سے چار میل دور ایک گاؤں دادیں پیش آیا۔ امرتسر کے حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ آگ اتفاقاً لگی ہے اور کسی قسم کی تخریب پسندی یا فرقہ وارانہ عصبیت کا نتیجہ نہیں ہے۔

ان حکام کا کہنا ہے کہ آگ گوردوارہ کے گرنتھی کی غفلت کی وجہ سے لگی ہے دوسری طرف مقامی سکھوں میں اس واقعہ سے اضطراب پیدا ہو گیا ہے اور انہوں نے الزام لگایا ہے کہ ہندوؤں نے دوسرے مقامات کی طرح اس گوردوارہ کو بھی نذر آتش کر کے سکھوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔

لدھیانہ اکالی جتھہ کے صدر مسٹر کرپال سنگھ نے فوری طور پر اس واقعہ کی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے اور اس شبہ کا اظہار کیا ہے کہ آتش زدگی فرقہ وارانہ عصبیت کا نتیجہ ہے

یہ بات قابل ذکر ہے کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے سیکرٹری جنرل نے چند روز قبل ایک بیان میں انتباہ کیا تھا کہ ہمارے مذہبی ورثہ کو تباہ کرنے والے آگ سے کھیل رہے ہیں اور سکھ مجبور ہو کر اشتعال کا جواب اشتعال سے دیں گے۔

● نئی دہلی ۲۸ مئی۔ حکومت پاکستان نے بھارت کو تجویز پیش کی کہ مشرقی پاکستان اور بھارت کے مشترکہ دریاؤں کے پانی کی تقسیم پر بات چیت کے لئے وزارتی سطح کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ یہ تجویز ایک مراسلے میں پیش کی گئی ہے۔ جو آج پاکستان کے ہائی کمشنر نے دہلی میں بھارت کی وزارت خارجہ کو پیش کیا۔

مراسلے میں کہا گیا ہے کہ بھارت مغربی بنگال میں فرخا بند اور دوسرے دو بند تعمیر کر رہا ہے جس کے بعد دونوں ملکوں میں مشترکہ دریاؤں کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ اور بھی اہمیت اختیار کر گیا ہے مراسلے میں بھارت کی توجہ ان بین الاقوامی ذمہ داریوں کی طرف بھی دلائی گئی ہے جو مشترکہ دریاؤں والے ممالک پر پانی کے استعمال کے سلسلے میں عائد ہوتی ہیں۔

● ڈھاکہ ۲۸ مئی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق مشرقی پاکستان میں ریلوے کے سروس معمول کے مطابق چل رہی ہے اور صوبے بھر میں مسافر اور مال گاڑیوں کی آمد و رفت میں کوئی تعطل یا ان کے پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے

واضح رہے کہ ریلوے ملازمین کے بعض یونینوں نے بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ہڑتال کرنے کا اعلان کیا تھا۔

دریں اثنا ایسٹ پاکستان ریلوے مین لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر اسیں اے انصاری نے بتایا ہے کہ صوبے میں حالیہ خوفناک طوفان اور سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع سے نازک صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کی وجہ سے ان کی یونین نے ہڑتال ملتوی کر دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان ریلوے کے ساٹھ ہزار ملازموں سے ۵۲ ہزار ان کی یونین کے رکن ہیں۔

● ڈھاکہ ۲۸ مئی۔ مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں کے لئے دنیا بھر سے مسلسل امداد پہنچ رہی ہے۔ یہ امداد نقد اور سامان کی شکل میں آ رہی ہے۔ اس میں سوئٹزرلینڈ کے دس لاکھ فرانک بھی شامل ہیں جو ریڈ کراس لیگ کی معرفت بھیجے گئے ہیں چین نے دو لاکھ آسٹریلیا نے ایک لاکھ ۶ ہزار اور کینیڈا نے ایک لاکھ روپیہ سے زائد دیئے ہیں۔

● کوالالمپور۔ ۲۸ مئی۔ ملائشیا کے نائب وزیر اعظم تنکو عبد الرزاق نے پھر کہا ہے کہ ان کا ملک انڈونیشیا کے سامنے سر نہیں جھکائے گا۔ ا طاقت سے مرعوب نہیں ہوگا

● واشنگٹن ۲۸ مئی۔ امریکی سینیٹ نے آج ایک بل منظور کیا ہے جس کے تحت امریکہ کے تمام شہریوں کو بلا لحاظ نسل و رنگ ووٹ دینے کا حق حاصل ہو جائے گا۔ اس بل کے حق میں ۷۷ اور مخالفت میں ۱۹ ووٹ آئے۔ یہ بل سیاہ فام باشندوں کو ووٹ دینے کا حق دینے کے لئے صدر جانسن نے پیش کیا تھا۔

● قاہرہ :۔ ۲۸ مئی۔ عربوں کی متحدہ فوجی کمان کو عالم عرب کے خلاف برطانیہ کے جنگی منصوبہ کی تفصیلات معلوم ہو گئیں۔ برطانیہ کے جنگی ماہرین نے اسرائیل اور عربوں کی جنگ کی صورت میں کویت اور لبنان میں فوجیں اتارنے اور لیبیا کے برطانوی فوجی اڈے کو عربوں کے خلاف استعمال کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ یہ منصوبہ پانچ سال کی مدت کے لئے ہے اور اسے برطانیہ کے جنرل سٹاف نے تیار کیا ہے۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے اخبار الاہرام کے چیف ایڈیٹر مسٹر محمد حسین ہیکل نے بتایا ہے کہ عربوں نے برطانیہ کا یہ خطرناک منصوبہ اپنے خاص ذریعہ سے برطانوی دفتر جنگ کے ایک افسر سڈنی ایلین سے خریدا ہے۔

گزشتہ ماہ لندن میں سڈنی ایلین کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اور اسے جاسوسی کے الزام میں دس سال قید کی سزا دی جا چکی ہے

● لندن ۲۸ مئی۔ برطانوی حکومت نے ملک میں اوزان کا اعشاری نظام رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے برطانوی بورڈ آف ٹریڈ کے صدر مسٹر جے نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ اوزان کا موجودہ نظام دس سال کی مدت میں بتدریج ختم کیا جائے گا۔

● ہیگ ۲۸ مئی۔ صدر سوکارنو نے کہا ہے کہ مغربی نیوگنی کے تمام باشندے انڈونیشیا میں شامل رہنا چاہتے ہیں اس لئے یہاں استصواب کی کوئی ضرورت نہیں۔ صدر سوکارنو نے یہ بات ہالینڈ کی ٹیلی ویژن کمپنی کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی ہے۔

● کلکتہ ۲۸ مئی۔ فرقہ پرست ہندوؤں نے کل یہاں ایک جلسہ کو درہم برہم کر دیا۔ اس کا انعقاد مغربی بنگال میں فرقہ وارانہ کشیدگی دور کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جلسہ میں ہنگامہ ہندی کے حامیوں نے اس وقت شروع کیا جب مسٹر جے پرکاش نارائن نے اپنی تقریر انگریزی میں شروع کی۔ جلسہ میں مار پیٹ بھی ہوئی۔ لیکن کوئی خاص نقصان نہیں ہوا ہے۔

● لکھنؤ ۲۸ مئی۔ بھارت کے ممتاز کمیونسٹ لیڈر اور یوپی اسمبلی کے رکن مسٹر جھارکھنڈے رائے نے الزام لگایا ہے کہ پولیس نے یوپی میں فرقہ وارانہ ہنگاموں کو دبانے کے بہانے بے گناہ مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنایا تھا اور ان کے مکانوں کو لوٹا تھا۔ انھوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے اور مسلمانوں پر فائرنگ کے ذمہ دار پولیس افسروں کو سزائیں دی جائیں۔

● جالندھر۔ ۲۸ مئی۔ رن کچھ میں بھارتی فوجوں کی عبرتناک شکست کے بعد بھارتی عوام میں سراسیمگی پھیل گئی ہے۔ عوام نے بنکوں سے روپیہ نکلوانا شروع کر دیا ہے بھارتی حکومت اس صورت حال سے بوکھلا گئی ہے اور وزراء عوام کے حوصلے بلند کرنے کے لئے فوجی قوت کے بارے میں بلند بانگ دعوے کر رہے ہیں۔ دوسری طرف جنگی تیاریاں تیز کر دی گئی ہیں نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔

دریں اثناء مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی پنجاب میں ایک لاکھ جوانوں کی ریزرو فورس تیار کی جائے گی۔ اور بعد ازاں ان نوجوانوں کو سرحدوں پر متعین کر دیا جائے گا

مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنا فارغ وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں گزارے

پھر تسبیح و تحمید روزانہ پورے استقلال اور تعہد کے ساتھ کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پورے تعہد اور عزم و استقلال کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے پچھلے سے پچھلے جمعہ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ بالاستقلال کم سے کم بارہ دفعہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اور کم سے کم بارہ دفعہ درود علاوہ اس درود کے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے روزانہ پڑھنا چاہیئے۔ آج سے کچھ دن پہلے میں نے دوستوں سے سوال کیا تھا کہ کتنے ہیں جو التزاماً کم سے کم بارہ دفعہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اور کم سے کم بارہ بارہ دفعہ روزانہ درود پڑھتے ہیں جس پر بہت سے دوستوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے تھے۔ آج میں پھر یہی سوال کرنا چاہتا ہوں تا مجھے معلوم ہو کہ کتنے دوست ہیں جو استقلال سے اس پر قائم ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ دوست جو استقلال سے باقاعدہ تسبیح اور درود پڑھتے چلے آئے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کر دیں (اس پر دوستوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے) حضور نے فرمایا آج نصف سے بھی کم ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ استقلال بہت کم دوستوں میں پایا جاتا ہے حالانکہ استقلال ہی اصل چیز ہے۔ اس غرض کے لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایک وقت مقرر کر لیں۔ میں اپنے متعلق یہ بتا دیتا ہوں کہ میں بالعموم سونے سے پہلے درود اور تسبیح پڑھ لیتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کو سونے سے پہلے آیۃ الکرسی اور آخری تین سورتیں تین تین دفعہ پڑھ کر اور اپنے ہاتھوں پر پھونک کر ان ہاتھوں کو تمام جسم پر پھیر لینا چاہیئے میں آیۃ الکرسی اور آخری تین سورتیں پڑھنے سے پہلے درود اور سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم پڑھ لیا کرتا ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان دوسرے اوقات میں ذکرِ الٰہی نہ کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات کے مطابق ایک مومن جب بھی فارغ ہو اس کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرے اسکی عظمت بیان کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچائے۔ اس میں کسی خاص تعداد کی شرط نہیں۔ انسان جتنا چاہے پڑھے۔ بعض دفعہ ایک منٹ کی فرصت مل جائے تو اس ایک منٹ میں درود پڑھ لے یا سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم کہتا رہے۔ بارہ کی تعداد تو لوگوں کو عادت ڈالنے کیلئے مقرر کی گئی ہے ورنہ جن کو عادت ہے وہ بارہ پر ہی نہیں رہتے بلکہ بہت دفعہ درود پڑھتے اور بہت دفعہ تسبیح و تحمید بجا لاتے ہیں۔ ایک خاص وقت کی پابندی صرف اس لئے ضروری ہے کہ انسان کو ذکرِ الٰہی کرنا یاد رہے ورنہ یہ ضروری نہیں کہ دوسرے اوقات میں وہ ایسا نہ کرے۔ چوبیس گھنٹوں میں سے جو وقت بھی انسان کو میسر آ جائے اسے چاہیئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کی تسبیح و تحمید کرے۔ مجھے افسوس ہے کہ آج بہت کم ہاتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ استقلال سے کام لیا کریں۔"

درخواستِ دعا:۔ عزیزم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر اوورسیر کراچی کو کار کے ایک حادثہ میں چہرہ پر دائیں جانب زخم آ گئے ہیں اور وہ صاحبِ فراش ہیں۔ احباب کرام سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ساؤتھال کی نئی مسجد کا افتتاح فرمایا

افتتاحی تقریب کے موقع پر حاضرین سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

لنڈن (بذریعہ تار) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریکِ جدید نے جو مغربی افریقہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد آجکل انگلستان تشریف لائے ہوئے ہیں مورخہ ۲۵۔ مئی ۱۹۶۵ء بروز منگل اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ساؤتھ ہال کی نئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر جماعتِ احمدیہ ساؤتھال نے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جس میں مکرم بی۔ اے۔ رفیق صاحب امام مسجد لنڈن اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں تزکیۂ نفوس کے ذریعہ باطنی پاکیزگی حاصل کرنے اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور انہیں دُنیا میں اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

ساؤتھال کی مسجد کے لئے جماعتِ احمدیہ انگلستان نے باہمی چندوں کے ذریعہ فنڈ خود فراہم کئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انگلستان میں اس نئی مسجد کے قیام کو ساؤتھال کے احباب کے لئے بابرکت فرمائے اور انگلستان میں اسلام کی ترقی و سربلندی اور اس کی اشاعت کے حق میں اسکے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے آمین

پوری قوم دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی

مشرقی پاکستان میں فوج سے صدر ایوب کا خطاب

ڈھاکہ ۲۹ مئی ـــ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان امن کے نصب العین کو اپنا چکا ہے لیکن اگر بھارت نے ہماری آزادی اور علاقائی سلامتی پر حملہ کیا تو پوری قوم ڈٹ کر اس کا مقابلہ کرے گی وہ جمعہ کے روز مشرقی پاکستان کے ایک مقام پر فوجی جوانوں سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے کل وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان اور اعلیٰ فوجی و سول افسروں کے ہمراہ مشرقی پاکستان کے اگلے علاقوں میں متعین فوجی یونٹوں کا معائنہ کیا۔

صدر جس جگہ بھی گئے جوانوں نے بڑی گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا۔ صدر نے دیکھا کہ جوانوں کے حوصلے بڑے بلند ہیں اور وہ مادر وطن کے دفاع کے لئے ہر حملہ آور کا مقابلہ کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ صدر جوانوں اور افسروں کی گرم جوشی جذبے اور فنی مہارت سے بڑے متاثر ہوئے

صدر نے جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان امن چاہتا ہے لیکن اگر بھارت نے ہم پر جنگ مسلط کی تو ہم اس وقت تک لڑیں گے جب تک ہمیں مکمل فتح حاصل نہ ہو جائے۔

صدر نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ بھارت کے رہنما جنگ کے راستے پر چل رہے ہیں اور وہ جنگ کی ہولناک تباہ کاریوں کا احساس نہیں کرتے۔ پاکستان بھارت کے ساتھ امن سے رہنا چاہتا ہے لیکن بھارت کے رہنما پاکستان کے اس جذبے کی قدر نہیں کرتے۔

فیلڈ مارشل ایوب خان نے خبردار کیا کہ پاکستان جنگ سے اس لئے گریز نہیں کرتا کہ ہم کمزور ہیں بلکہ ہم جنگ سے پہلو تہی صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ جنگ کی صورت میں پاکستان اور بھارت دونوں کو خوفناک تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس وقت دونوں ملکوں میں ترقی و تعمیر کا جو کام ہو رہا ہے وہ رک جائے گا۔

صدر نے کہا بھارت کو پاکستان کی نسبت اس کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ بھارت بے شمار اندرونی مسائل میں اُلجھا ہوا ہے۔